بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُوْلٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا (الجن۔ ۲۷، ۲۸)

وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے جسے وہ رسول بنانا پسند کر لے۔ پس یقیناً وہ اُسکے آگے اور اُسکے پیچھے پہرے دار لگا دیتا ہے۔

دورحاضر کے لیکھرام ثانی کی بدزبانی اور بددعاؤں کے جواب میں غیور خدا کا قہری فیصلہ؟؟؟

رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ

اے میرے رَبّ! صادق اور کاذِب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے؟

اے جماعت احمدیہ قبرستان میں دبے پڑے مُردو اور دیگر معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

۱۸۸۳ء میں ایک بدزبان ہندو پنڈت لیکھرام نے ''تکذیب براہین احمدیہ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اِس میں اُس نے اسلام اور بانئے اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر شرمناک اور انتہائی گندے حملے کیے۔ یہ شخص ۱۸۸۵ء میں قادیان آیا اور اُس نے تمسخرانہ انداز میں حضرت مرزا صاحبؑ کو چٹھیاں لکھنی شروع کر دیں۔ اِس بدزبان شخص نے گندی زبان اور بددعائیں کرتے ہوئے مباہلہ کے رنگ میں اپنا مقدمہ اپنے پرمیشر کے آگے پیش کر دیا۔ یہ گندہ دہن شخص حضورؑ سے گستاخی کرتے ہوئے آپؑ کو تمسخرانہ انداز میں اپنے آخری خط میں لکھتا ہے:۔

''اچھا کوئی آسمانی نشان تو دکھا دیں۔ اگر بحث کرنا نہیں چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں تا فیصلہ ہو جائے۔'' خط و کتابت کے دوران حضورؑ کو اِس شخص نے یہ بھی لکھا کہ۔۔ ''میں آپکی پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں میرے حق میں جو چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور میں کچھ خوف نہیں کرتا۔''

پنڈت لیکھرام کی شوخیوں کے جواب میں حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت توجہ اور گریہ وزاری کیساتھ دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں حضورؑ کو خبر دی گئی کہ ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے اندر اِس بدزبان کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ حضورؑ نے ۲۰ راپریل ۱۸۹۳ء کو یہ کشف شائع فرمایا۔ آپؑ اپنی کتاب برکات الدُعا میں لکھتے ہیں:۔

''آج ۲۰ راپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اِسکے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد و غلاظ میں سے ہے اور اِسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اِس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کیلئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے ہاں یقینی طور پر یاد ہے کہ وہ دوسرا شخص اُنہیں چند آدمیوں میں سے تھا جنکی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد اللہ علیٰ ذالک۔'' (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳)

قارئین کرام:۔ بعد ازاں اِس بدزبان پنڈت لیکھرام کیساتھ کیا ہوا اور وہ کس طرح واصل جہنم ہوا؟؟ تو اِس ضمن میں واضح رہے کہ ۱۸۹۷ء میں لاہور میں طاعون کا بڑا زور تھا لہٰذا ہندوؤں نے حفاظت کی خاطر اپنے اِس بدزبان پنڈت کو مظفر گڑھ کی کھلی فضا میں بھجوا دیا۔ وہاں پر ایک دن ایک شخص لیکھرام کے پاس آ کر کہنے لگا کہ پنڈت جی میرے آباؤ اجداد نے کسی زمانے میں مسلمانوں کے دباؤ میں آ کر اسلام قبول کر لیا تھا مگر میں اب ہندو مذہب میں واپس آنا چاہتا ہوں۔ لیکھرام بہت خوش ہوا اور اُس نے اِس اَجنبی شخص سے کہا کہ کل تم میرے ساتھ لاہور چلو وہاں ۷/مارچ کو تمہیں ہندو مذہب میں واپس لے آئیں گے۔ چنانچہ وہ دونوں لاہور آ گئے۔ مورخہ ۶/مارچ کو شام چھ بجے لیکھرام اپنے چوبارے میں چارپائی پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ لیکھرام نے گرمی محسوس کرتے ہوئے اپنی قمیص اُتار کر الگ رکھ دی تھی۔ شدھی ہونے والا اَجنبی شخص بھی قریب ہی بیٹھا ہوا تھا اور اُس نے گرمی میں بھی ایک سیاہ رنگ کا کمبل اَوڑھ رکھا تھا۔ لیکھرام نے اَنگڑائی لی تو قاتل نے فوراً ایک تیز دھار چھری سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ اُس نے پہلے پیٹ کے اوپر سے نیچے اور پھر دائیں سے بائیں پورے زور سے چھری پھیری اور پھر اِسکے بعد وہی چھری پیٹ کے اندر گھما گھما کر اَنتڑیاں کاٹ دیں۔ جس طرح ذبح ہوتے وقت بیل ایک مہیب آواز نکالتا ہے۔ لیکھرام نے بھی ویسی ہی آواز نکالی۔ اُسکی ماں اور بیوی بھاگتی ہوئی اُوپر آئیں لیکن اُنہیں قاتل کا کوئی سُراغ نہ ملا اور وہ لمحوں میں غائب ہو گیا۔ اور اِس طرح یہ بدزبان اور گندہ دہن شاتم رسول ﷺ ۳۹ سال کی عمر میں واصل جہنم ہو گیا۔

قارئین کرام۔ برطانیہ کے شہر گلاسگو (Glasgow) کے ایک مقیمی مسٹر نعیم شاہ نے مورخہ ۴/اکتوبر ۲۰۱۵ء کو خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں یا مصلح موعود کے سلسلہ میں غیور خدا سے صادق اور کاذب میں فرق کرنے کیلئے دُعا کرتے ہوئے ایک مفصل مضمون بعنوان (تجدید احمدیت اور قدرت ثانیہ کا ظہور) لکھا اور پھر اُس نے اِس مضمون کو بشمول خاکسار دیگر اِکسٹھ (۶۱) لوگوں کی طرف بھی بھیجا تھا۔ سامعین کرام کو واضح رہے کہ میں نے اپنے خط محررہ ۲/اپریل ۱۹۹۳ء میں ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا اپنا دعویٰ جناب خلیفہ رابع صاحب کے آگے پیش کیا تھا۔ میں نے جناب خلیفہ رابع صاحب کو بھی اور جماعت احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور اِنکے مولویوں کو بھی لکھا ہے کہ زکی غلام یعنی مصلح موعود سے متعلقہ ۱۳ مبشر الہاموں کا قرآن کریم کی روشنی میں جائزہ لینے سے یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو جس زکی غلام اور جس مصلح موعود کی ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ موعود زکی غلام محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں کیا تھا۔ اور پھر جب وہ موعود زکی غلام جسے حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر حضرت بانئے جماعتؑ کا کوئی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور پھر یہ بھی واضح رہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اس حقیقت کا بخوبی علم تھا [بحوالہ الغلام ڈاٹ کم نیوز ۸۱۔ انوار العلوم جلد ۱ صفحات ۱۴۶ تا ۱۵۲] کہ موعود زکی غلام جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مبشر الہامی کلام میں مثیل مبارک احمد قرار دیا ہوا ہے وہ محمدی مریم کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اُس نے کسی آئندہ زمانہ میں آپ کی جماعت میں بطور روحانی فرزند پیدا ہونا تھا۔ لیکن خاکسار کے پیش کردہ قطعی

دلائل کے آگے نہ صرف خلیفہ رابع صاحب بلکہ جماعت احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی جناب مرزا مسرور احمد اور اِنکے مولوی بھی آج تک بے بسی اور بے کسی کی حالت میں سر جھکائے کھڑے ہیں۔

قارئین کرام کو واضح رہے کہ خاکسار کی اس نام نہاد سیّد نعیم شاہ کیساتھ کوئی ذاتی پرکاش نہیں تھی اور نہ ہی ہمارا کوئی باہمی جھگڑا تھا۔ یہ بدزبان شخص اگر خاکسار کو اپنے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں میں غلطی خوردہ سمجھتا تھا تو اِسے چاہیے تھا اور شرافت اور دیانتداری کا تقاضا بھی یہی تھا کہ وہ مجھے گندی اور غلیظ گالیاں نکالنے اور مجھ سے یک طرفہ مباہلہ کرنے کی بجائے میرے پیش کردہ قطعی دلائل کو جھٹلا کر جناب خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے دکھاتا۔ اور پھر سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ مجھ سے یک طرفہ مباہلے کرنے اور مجھے بُرا بھلا کہنے کی بجائے پہلے وہ اپنے گھر کی خبر لیتے ہوئے اپنے مدعی نبوت و رسالت بیٹے سیّد اسد الاسلام شاہ کی اصلاح کر کے اُنہیں راہِ راست پر لاتے۔ لیکن دورِ حاضر کے اِس لیکھر ام ثانی نے اپنے گھر کی طرف توجہ کرنے کی بجائے انتہائی غلیظ اور گھٹیا زبان میں خاکسار کے خلاف مباہلہ کے رنگ میں بدزبانی اور بددعا کر کے غیور خدا سے خاکسار اور خلیفہ ثانی کے درمیان صادق اور کاذب کے درمیان فرق کرنے کی درخواست کر دی۔ اپنی مفصل ای میل میں خاکسار کو گندی گالیاں نکالنے کے علاوہ اِس نے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کے اثبات کیلئے بھی اپنے طور پر طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن اِس حوالہ سے کوئی ٹھوس دلیل پیش کرنے کی بجائے اِس نے حضرت مرزا صاحبؑ کی چند غیر متعلقہ تحریریں اور چند غیر متعلقہ الہامات پیش کیے ہیں۔ ای میل میں لکھے گئے اپنے مفصل مضمون میں اِس بدزبان نے پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار کے متعلق اِنتہائی گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے یک طرفہ طور پر مباہلہ کے رنگ میں سات (۷) دفعہ غیور خدا سے صادق اور کاذب کے درمیان فرق کرنے کی پُرزور اِلتجا کی تھی۔ جیسا کہ وہ اپنے مفصل مضمون کے آغاز میں لکھتے ہیں:۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے!

ڈاور کے بدذات ڈوئی پر فالج گرا کر اِسکی بدی کا بدلہ لینے کا اختیار غیور خدا کو ہے۔

بد اِنسان سے بدی کا بدلہ مظلوم انسان اس طرح سے لے سکتا ہے۔

لعنت ہو بدذات جھوٹے شیطان پر!

لعنت ہو لمبے کانوں والی بلائے دمشق بلائے زمان پر!

لعنت ہو جنسی بھیڑیئے شہوت پرست انسان پر!

لعنت ہو آقا کے نام کو بدنام کرنیوالے بدذات بے ایمان پر!

لعنت ہو آقا زادی پر شہوت کی نظر رکھنے والے دیوث الزمان پر!

اے غیور خدا! آقائے دو جہاں کی قبر مبارک میں دفن ہونے کا دعوی کرنیوالے۔حرامی ذریت شیطان کو اپنی غیرت کا نشانہ بنا آمین اور جو توبہ کریں اُنکی توبہ قبول فرما آمین صبح کا بھولا جو شام کو گھر آجائے اُسے بھولا نہیں کہتے جو توبہ کرے وہ مسیح موعود کی روحانی چار دیواری میں داخل ہے سچی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس طرح محبت کے ساتھ اپنی گود میں اُٹھا کر پیار کرتا ہے جیسے ایک ماں کو اُس کا گمشدہ بچہ مل جائے تو وہ اُسے گود میں اُٹھا کر چوم چوم کر پیار کرتی ہے "رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ"

قارئین کرام:۔ بدزبان نعیم شاہ کی اس عاجز کے متعلق یہ تھیں گندی گالیاں اور غیور خدا کے حضور میں مباہلہ کے رنگ میں یک طرفہ طور پر صادق اور کاذب کے درمیان فیصلہ کرنے کی پُرزور درخواست۔خاکسار نے اس بدزبان کی گندی گالیاں اور بددعائیں پڑھ کر اِسے کوئی تحریری جواب نہیں دیا تھا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس شخص سے اپنا فیصلہ کرنے کی درخواست کی تھی۔جیسا کہ میں نے اپنے ۴؍ دسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ میں ۳۸ منٹ ۴۲ سیکنڈ پر اِس کا اِظہار اِس طرح کیا تھا:۔۔۔

https//:www.youtube.com/watch?v=WZyVIFDxWQU

''چھٹی بات یہ یاد رکھیں کہ گلاسگو کے شہر میں کہیں یا اُس کے قریب کہیں ایسا نالائق آدمی وہاں پہ رہتا ہے۔کہتا ہے میں سید ہوں پتہ نہیں برصغیر میں اِتنے سید کہاں سے آ گئے۔گاؤں کے گاؤں بھرے ہوئے ہیں سیّدوں کے اور سارے بدماش بدکار۔یہ پتہ نہیں کس قسم کا سیّد ہے جو اتنی گندی زبان عطیۃ المجیب کے حوالہ سے میرے متعلق اس شخص نے کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ امام حسن اور امام حسینؑ کی نسل سے کوئی بندہ ہو اِتنا گھٹیا ہو سکتا ہے؟ ہو نہیں سکتا۔

ہمارے مڈل سکول کے پرائمری کے ایک ٹیچر ہوتے تھے جو لوگ اس زمانے میں مڈل سکول احمد نگر میں پڑھے ہوں وہ جانتے ہونگے اُنکا نام تھا محمد اشرف صاحب۔پھکی اُسکو کہتے تھے بچے بھی کیونکہ وہ پھکی بناتا تھا وہ اپنی ٹیبل پر رکھ لیتا تھا اور بیچتا تھا۔سارا دن پڑھاتا بھی تھا بچوں کو پھکی جس کو تکلیف ہو تو بیچ دیتا تھا پیسہ دو پیسے کی اور بچے بھی عادت پڑ گئی تھی بچوں کو بھی جب مار ڈنڈے کی باری آ گئی تو فوراً کہتے تھے اُستاد جی میرے پیٹ میں درد ہو گیا ہے تو پھکی دیں تو وہ پیسے دو پیسے کی پھکی بھی دے دیتا تھا اور سزا بھی چھوڑ دیتا تھا۔تو یہ باتیں ہیں اُس زمانے کی ۶۷ یا ۶۶ یا ۶۸ میں تین سال وہاں پڑھا ہوں تو وہ شاعر بھی تھا۔اُس نے اُس زمانے میں ایک نظم بنائی تھی۔بڑی طویل نظم تھی۔ چنیوٹ کا رہنے والا تھا۔تو اُس نظم کا ایک شعر مجھے آج تک یاد ہے، وہ کہتا ہے ۔ اِیہہ ہور سیّد اُو ہور سیّد اِیہہ مجھیں گائیں دے چور سیّد میں سمجھتا ہوں یہ گلاسگو کا یہ سیّد بنا پھرتا ہے یہ گھٹیا انسان اس قسم کا سیّد بنا ہوا ہے اور عطیۃ المجیب کے حوالہ سے اتنی گندی زبان اس شخص نے میرے متعلق استعمال کی ہے۔بددُعائیں کی ہیں۔مَیں اِسکے متعلق کچھ نہیں کہتا۔مَیں نے سارا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تُو جانتا ہے۔میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں مَیں عطیۃ المجیب کو اپنے آقا محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مقدس وجود کا ایک مقدس ٹکڑا سمجھتا ہوں۔جس قسم کے اس سیّد نے مجھ پر گندے الزام لگائے ہیں۔میں اِنکا تصور بھی نہیں کر سکتا۔اور اِنشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اِس شخص کے ساتھ میرا فیصلہ کرے گا۔''

(۱) قارئین کرام کو واضح رہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ مسیح موعود ایک معقول اور مدلل دعویٰ تھا کیونکہ آپؑ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود کے اثبات کیلئے پہلے قرآن کریم کی تیس آیات کے ذریعہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے باطل عقیدے کو عقلی اور نقلی طور پر غلط ثابت کیا تھا۔ بعینہٖ خاکسار نے بھی اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے کے دعویٰ سے پہلے قرآن کریم کی روشنی میں موعود زکی غلام سے متعلقہ ۱۳ مبشر الہاموں کے ذریعہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر غلط ثابت کیا ہے۔

(۲) بدزبان نعیم شاہ نے خاکسار کے معقول اور مدلل دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں اور بطور خاص پیشگوئی عطیۃ المجیب کے حوالہ سے اُسی طرح میرے متعلق گندی اور غلیظ زبان استعمال کی ہے جس طرح ایک صدی قبل میرے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود اور پیشگوئی محمدی بیگم کے حوالہ سے آپکے اَشد مخالف پنڈت لیکھرام اینڈ کمپنی نے نہ صرف آپکے متعلق گندی زبان استعمال کی تھی بلکہ آپؑ کی تباہی اور آپکی بربادی کیلئے بھی اپنے پرمیشر سے بددعائیں کی تھیں۔ اور پھر حضورؑ کی دُعا کے نتیجہ میں اِس بدزبان اور گندہ دہن لیکھرام پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکا اور وہ ایک غیبی ہاتھ کے ذریعہ ۶/مارچ ۱۸۹۷ء کو قتل کر دیا گیا۔ ؎

جس کی دُعا سے لیکھو آخر مرا تھا کٹ کر ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

(۳) پیشگوئی محمدی بیگم کے سلسلہ میں زوجہ ثالثہ سے مراد حضورؑ کی محمدی بیگم سے شادی مراد نہیں تھی بلکہ اِس سے آپکی پاک جماعت مراد تھی جس میں سے آپکی دُعا کے نتیجہ میں کسی آئندہ زمانے میں آپکے موعود زکی غلام نے پیدا ہونا تھا جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضامین اور خطبات میں اِس حقیقت کی خوب وضاحت کی ہوئی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ حضورؑ کا زوجہ ثالثہ سے مراد محمدی بیگم کو لینا آپکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ دورِ حاضر کے لیکھرام ثانی بدزبان نعیم شاہ نے آقا زادی (عطیۃ المجیب) کے حوالہ سے جس طرح کی گندی زبان اس عاجز کے متعلق استعمال کی ہے اگر یہ بدبخت شخص میرے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے زمانے میں ہوتا تو محمدی بیگم کے حوالہ سے حضورؑ کے متعلق بھی یہی زبان استعمال کرتا۔ قارئین کو واضح رہے کہ جو شخص خود جنسی بھیڑیا اور شہوت پرست ہو تو اُسے سارے لوگ ہی جنسی بھیڑیے اور شہوت پرست نظر آتے ہیں۔ خاکسار نے اِس شخص کی گندی گالیاں پڑھ کر اِسے کوئی تحریری جواب نہیں دیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! اِس بدزبان شخص نے گالیاں دینے اور دُکھ دینے میں اِنتہا کر دی ہے اور اب تو میرا اِس بدزبان سے فیصلہ فرما دے۔ اور پھر غیور خدا نے اِس بدزبان کی خواہش اور درخواست کے مطابق مورخہ ۲۴/مارچ ۲۰۱۶ء کی شام کو اِسکے بیٹے اسد شاہ کو ہلاک کر کے نہ صرف اِس بدزبان کو اِسکی بدزبانی کی سزا دی بلکہ خاکسار اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درمیان صادق اور کاذب ہونے کا جو فرق اور فیصلہ اِس بدزبان نے غیور خدا سے مانگا تھا۔ غیور خدا نے وہ فیصلہ بھی اِسے سنا دیا کہ خاکسار اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود میں قطعی طور پر صادق ہے اور مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعی طور پر کاذب تھا۔ اے جماعت احمدیہ قبرستان کے مُردو:۔۔۔ اِنا فِی ذٰلِکَ لَعبرۃً یّاُولی الابصار۔

مدعی نبوت ورسالت سیّد اَسدالاسلام شاہ ابن بدزبان نعیم شاہ کے متعلق چند حقائق

(۱) دورحاضر کے لیکھرام ثانی بدزبان نعیم شاہ کے بیٹے سیّد اَسدالاسلام شاہ کا دعویٰ نبوت ورسالت مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۹۹ء سے تھا۔اُس نے اپنے دعویٰ نبوت سے انکار پر جماعت احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور دیگر عہدیداروں کو اپنے بعض مضامین میں مجرم، مکار، مسیح موعود کی جماعت سے خارج قرار دینے کے علاوہ اُنہیں غدار اور مجرم بھی قرار دیا ہوا ہے۔۔۔

اَسدشاہ کا دعویٰ نبوت ورسالت اور احمدیہ قبرستان کے والیوں اور دیگر عہدیداوں کے متعلق اُسکے ریمارکس (1)

(۲) مدعی نبوت ورسالت سیّد اَسدشاہ صاحب نے مورخہ ۷/اکتوبر ۲۰۱۳ء کو اپنے ایک انٹرویو میں اپنے دعویٰ نبوت کا زبانی اقرار کیا ہوا ہے۔اپنے انٹرویو میں وہ ۱۷/اگست ۱۹۹۹ء کو اپنی بعثت کی تاریخ قرار دیتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا دعویٰ نبوت اُس وقت کے خلیفہ جناب مرزا طاہر احمد کے آگے پیش کر دیا تھا لیکن نہ جماعت احمدیہ قبرستان کے چوتھے والی مرزا طاہر احمد نے اور نہ ہی موجودہ والی جناب مرزا مسرور احمد نے اُسکے دعوے کو تسلیم کیا تھا۔اس کا مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ قبرستان کے دونوں والی (مرزا طاہر احمد اور مرزا مسرور احمد) مدعی نبوت ورسالت سیّد شاہ کو کاذب اور گمراہ سمجھتے تھے تبھی اُنہوں نے اُسکے دعوے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تھی۔۔۔

اَسدشاہ کا اپنے دعویٰ نبوت ورسالت کا اپنے انٹرویو میں زبانی اِقرار (2)

(۳) گذشتہ ماہ مورخہ ۲۴/مارچ ۲۰۱۶ء کی شام کو اپنی دوکان کے باہر یہ مدعی نبوت ورسالت قتل کر دیئے گئے۔اب اس قتل کی وجہ کیا تھی ؟ سید اَسدشاہ ابن بدزبان سید نعیم احمد شاہ کو احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا یا کہ اِسکے قتل کی وجہ کوئی اور تھی ؟؟ قارئین کرام کو واضح رہے کہ ۳۲ سالہ قاتل تنویر احمد اَسدشاہ کے قتل کے سلسلہ میں عدالت کے استفسار پر جواباً کہتا ہے:۔

"Asad Shah disrespected the messenger of Islam the Prophet Muhammad(PBUH).Mr Shah claimed to be a Prophet," the statment said----"If I had not done this others would and there would have been more killing and violence in the world.

قاتل کہتا ہے کہ۔۔۔''اَسدشاہ نے نبوت کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی توہین کی تھی''۔اگر میں اُسے قتل نہ کرتا تو کوئی اور کر دیتا اور اس طرح دنیا میں اور زیادہ قتل وغارت اور تشدد ہوتا۔''

قاتل نے اَسدشاہ کو احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اُسکے دعویٰ نبوت کی وجہ سے کیا تھا حوالہ کا لنک (3)

(۴) جماعت احمدیہ قبرستان کے چوتھے والی جناب مرزا طاہر احمد اور موجودہ والی یا گدی نشین نے مقتول مدعی نبوت ورسالت سیّد اَسدشاہ کے دعوے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تھی اور جماعت احمدیہ قبرستان کے لوگ (محمودی حضرات) اور بطور خاص تماش بین ٹائپ لوگ بھی

اُسکے دعویٰ نبوت ورسالت کوقبول کرنے کی بجائے گا ہے بگا ہے اُسکے دعوے اور الہامات مثلاً ''بندے دے پُتر بنو'' پر اُس سے ٹھٹھا، ہنسی اور تمسخر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے:۔ ''وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝'' (الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اِس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اِس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہوکر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا (ترجمہ از تفسیر صغیر)۔

جماعت احمدیہ قبرستان کے مُردو!! بانئے جماعت اور حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ سورۃ الحاقہ کی اِنہی آیات کی روشنی میں اپنی کتاب اربعین (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۳) پر فرماتے ہیں:۔۔۔ ''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علیٰ اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اسی دنیا میں اس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔''

اِسی کتاب کے اگلے صفحہ ۴۳۴ پر حضرت حکم وعدل علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر افترا کرکے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔''

جماعت احمدیہ قبرستان کے مُردو اور تماش بینو!! اب حضرت حکم وعدل علیہ السلام کے فتویٰ اور فیصلہ کے مطابق مدعی نبوت ورسالت سیّد اَسد شاہ ابن بدزبان نعیم احمد شاہ اپنے قتل کے بعد کیا قطعی طور پر مفتری علیٰ اللہ ثابت نہیں ہو گئے ہیں؟؟ اور قاتل کے بیان کے مطابق اُس نے اُنکا قتل بھی اُنکے احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اُنکے دعویٰ نبوت ورسالت کی وجہ سے کیا تھا۔ قارئین کو واضح رہے کہ مدعی نبوت و رسالت سیّد اسد شاہ جماعت احمدیہ قبرستان میں موصی تھے۔ چونکہ احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی جناب مرزا مسرور احمد کو اُن سے بصورت چندہ وصیت اچھے خاصے پیسے ملتے رہتے تھے لہٰذا جھوٹے دعوے نبوت ورسالت کے باوجود اُنہوں نے اس مفتری علیٰ اللہ کو اپنی جماعت احمدیہ قبرستان سے بے دخل نہیں کیا تھا۔ احمدیہ قبرستان کے مُردے بیشک جھوٹے دعوے کریں، اخلاقی جرائم کے مُرتکب ہوں۔ اگر وہ مقرر کردہ حساب کتاب کیساتھ چندے وغیرہ دیتے رہیں تو پھر اُنہیں کھلی چھٹی مل جاتی ہے اور اُنہیں صغیرہ کبیرہ گناہوں کی وجہ سے احمدیہ قبرستان سے بے دخل نہیں کیا جاتا۔ کیا اس سے قطعی طور پر ثابت نہیں ہوجاتا کہ موجودہ جماعت احمدیہ محمود (جسے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ایک قبرستان میں بدل دیا ہے) کوئی مذہبی یا روحانی جماعت نہیں بلکہ ایک منفعت بخش کاروبار اور پیسہ کمانے کا دَھندا ہے؟ جیسا کہ جھوٹے مدعی نبوت ورسالت سیّد اَسد شاہ کی درخشاں مثال سے ہمارے سامنے یہ ثابت ہوگیا ہے۔ مدعی نبوت ورسالت سیّد اسد شاہ کو اُسکے دعویٰ میں کاذب سمجھتے ہوئے بھی احمدیہ قبرستان کے والیوں نے نہ اُسکے دعویٰ کو قبول کیا اور نہ ہی اُسے احمدیہ قبرستان سے بے دخل کیا تھا۔ دین کے پردے میں دنیا کمانے والوں کے سلسلہ میں حکم وعدل حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ ملفوظات (پرانا ایڈیشن) جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ پر فرماتے ہیں:۔۔۔ ''بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور اُنکی ساری کوششیں اور تگ ودو دنیا تک محدود ہے۔ لیکن بعض ہیں تو اسی مردار دنیا

کے طلب گار۔مگر وہ اس پردین کی چادر ڈالتے ہیں۔جب اس چادر کو اُٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہوجاتے ہیں۔''

قارئین کرام اور جماعت احمدیہ قبرستان کے مُردو!!اب جب یہ مفتری علی اللہ و لو تقول علینا کی وعید کے مطابق اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے تو احمدیہ قبرستان کا موجودہ والی مرزا مسرور احمد صاحب اُسکے قتل پر اپنے یکم اپریل ۲۰۱۶ء کے خطبہ جمعہ میں آخر پر فرماتے ہیں:۔

''نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو سید اَسد الاسلام شاہ صاحب گلاسگو کا ہے۔سید نعیم شاہ صاحب کے بیٹے ہیں۔یہ، اِنکے والد،لڑکے کے دادبھی۔پرانا خاندان ہے۔خدمت کرنیوالا بھی ہے۔۲۴/مارچ ۲۰۱۶ء کو ۴۰ سال کی عمر میں ایک شر پسند کے حملہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔اِنا للہ وِانا اِلیہ راجعون۔۲۴/مارچ کو گلاسگو میں اپنی دکان کے باہر شدید حالت میں زخمی پائے گئے۔وہاں سے اُنہیں ہسپتال میں پہنچایا گیا۔لیکن پہلے ہی وفات پا چکے تھے اور احمدی ہونے کی وجہ سے اِن کو شہید کیا گیا ہے اور جان قربان کی اُنہوں نے۔اور بہرحال شہادت کا رُتبہ پایا۔پریس اور حکومتی اداروں نے بھی بڑا افسوس اور غم کا اظہار کیا ہے۔حکومت کا کام ہے یہاں کی بھی کہ اِن شدت پسندوں کو روکے۔ورنہ یہاں بھی اگر مولویوں کو کھلی چھٹی دے دی تو یہ پھر اِس ملک میں بھی وہی فتنہ وفساد پیدا کریں گے باقی مسلمان ملکوں میں اُنہوں نے پیدا کیا ہوا ہے۔

فروری ۱۹۷۴ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے تھے۔ایف ایس سی کی تعلیم،نصرت جہاں اکیڈمی سے اُنہوں نے حاصل کی۔۱۹۹۸ء میں گلاسگو آ گئے۔اپنے والد کیساتھ کاروبار میں شریک ہوگئے۔وصیت بھی کی ہوئی تھی۔باقاعدگی سے چندہ بھی دیتے تھے۔خدام الاحمدیہ کی رپورٹ کے مطابق خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ شامل تھے۔اجتماعات میں شرکت کرتے تھے۔چندہ دیتے تھے۔نماز جمعہ کی ادائیگی بھی، باقاعدہ آتے تھے۔اکثر اجتماعات میں شرکت کی اُنہوں نے۔مرحوم اسد شاہ ڈاکٹر نصیر الدین قمر پنشنر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے داماد تھے۔کچھ عرصہ سے مختلف فیزز میں بعض دفعہ نفسیاتی بیماری بھی آجاتی تھی جس کی وجہ سے کچھ اَکھڑتے تھے۔لیکن بہرحال ریجنل اَمیر صاحب نے کہا کہ جب میں نے آخری ملاقات اِن سے کی ہے،اُنہوں نے ہمیشہ خلافت سے تعلق کا اظہار کیا ہے۔تو بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ شاید جماعت چھوڑ گئے تھے۔لیکن نہیں۔احمدی تھے۔اور احمدیت کی وجہ سے شہید ہوئے اور باقاعدگی سے آخر تک خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں بھی اور جماعت میں بھی شامل ہوتے رہے۔شمس الدین صاحب جو مربی ہیں لکھتے ہیں کہ اسد صاحب کی اہلیہ طیبہ کا تعلق قادیان سے ہے اور ان کی (شمس الدین صاحب) کی اہلیہ کی چچازاد بہن ہیں یہ۔کہتے ہیں چند سال قبل دو دفعہ خاکسار کو اِنکے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ایک رات قیام کرنے کا موقعہ ملا۔دونوں دفعہ خاکسار سے وہ جماعتی اور تبلیغی کاموں کے بارے میں پوچھتے رہے اور اِسکے علاوہ کسی بھی قسم کی دنیاوی بات چیت نہیں ہوئی۔دونوں رات اُن کو تہجد میں مصروف پایا۔اللہ تعالیٰ اُن سے مغفرت ورحم کا سلوک فرمائے اور اِن کے لواحقین کو اور والدین کو اور بیوی کو صبر وسکون عطا فرمائے۔''

قارئین کرام اور احمدیہ قبرستان میں دبے پڑے مُردو!! آپکا موجودہ والی بغیر کسی شرمندگی کے جھوٹے مدعی نبوت ورسالت کے قتل پر کتنے

جھوٹ بول رہا ہے۔ سید اَسد شاہ ۱۷/اگست ۱۹۹۹ء سے مدعی نبوت و رسالت تھا۔ وہ اپنے اس دعوے کا زبانی اور تحریری دونوں طرح اقرار کرتا ہے۔ حضرت حکم وعدل کے فتویٰ اور فیصلہ کے مطابق ۲۳ سال سے کم عرصہ میں ہلاک ہوکر مدعی نبوت و رسالت سید اَسد شاہ مفتری علی اللہ ثابت ہوگیا ہے لیکن آپکا موجودہ والی مرزا مسرور احمد نہ صرف اِس مفتری علی اللہ کو شہید قرار دے رہا ہے بلکہ اس مفتری کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھا رہا ہے۔ اگر جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے مطابق سیّد اَسد شاہ شہید ہیں تو پھر بلا شک وشبہ وہ اپنے دعویٰ نبوت و رسالت میں بھی سچے تھے۔ اب سوال ہے کہ اگر سیّد اَسد شاہ شہید ہیں تو پھر جناب مرزا مسرور احمد نے سیّد اَسد شاہ کی زندگی میں اُسکے سچے دعوے نبوت و رسالت کو قبول کیوں نہیں کیا تھا؟ اے احمدیہ قبرستان کے مُردو!! اگر اُس کا دعویٰ نبوت و رسالت جھوٹا تھا جو کہ بلا شک وشبہ ثابت ہو چکا ہے تو پھر ایک مفتری علی اللہ اپنی ہلاکت کے بعد شہید کیسے ہوگیا؟؟ کیا آپکے والی وصیتی مال کے لالچ میں ایک مفتری علی اللہ کو شہید تو نہیں بنا رہے؟؟ جناب مرزا مسرور احمد کے اِس بیان پر مجھے تو مرزا غالب یاد آگئے ہیں۔ اُنہوں نے مدہوشی میں ایک موقعہ پر اپنے متعلق کہا تھا۔ ؎ بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ثانیاً) دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ جس احمدیہ قبرستان کا والی حکم وعدل علیہ السلام کے فتویٰ اور فیصلہ کے برخلاف ایک مفتری علی اللہ کو شہید قرار دیتا پھرے۔ وہ جماعت احمدیہ قبرستان حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت احمدیہ کس طرح ہوسکتی ہے؟

(ثالثاً) احمدیہ قبرستان کا موجودہ والی کہہ رہا ہے کہ مدعی نبوت و رسالت سیّد اَسد شاہ کو احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے جبکہ قاتل کا بیان آپ سب نے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ اُس نے سیّد اَسد شاہ کو اس وجہ سے قتل نہیں کیا کہ وہ احمدی تھا بلکہ اُس نے اَسد شاہ کو اس لیے قتل کیا ہے کیونکہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی توہین کی تھی۔ اے احمدیہ قبرستان کے مُردو!! آپکا موجودہ والی مدعی نبوت و رسالت اَسد شاہ کے قتل کے حوالہ سے کیا سفید جھوٹ نہیں بول رہا اور کیا ایسا جھوٹا شخص خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

(رابعاً) مقتول مدعی نبوت و رسالت سیّد اَسد شاہ صاحب نے خاکسار کی طرف اپنے ۳۲۸ خطوط فیکس کیے تھے جو اس وقت میرے پاس بطور ثبوت موجود ہیں۔ اِن خطوط میں اُس نے مجھے محمودی جماعت کے مبلغوں کے خطوط بھی بھیجے ہوئے ہیں۔ میں نے بالواسطہ طور پر مقتول مدعی کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اپنے دعوے میں غلطی خوردہ ہیں۔ میں نے اُنہیں کہا تھا کہ آپ اپنے نفسانی دعویٰ سے دستبردار ہوکر محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں کے غلاموں میں شمولیت فرما کر رضائے الٰہی پانے میں دیر نہ کریں لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نفسانی دعویٰ نبوت سے تائب ہونے کی بجائے اپنی موت تک اِس پر ڈٹا رہا۔

(خامساً) ایک صدی قبل پنڈت لیکھرام کا قتل ۳۹ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ دورِ حاضر کے لیکھرام ثانی بدزبان نعیم شاہ کے بیٹے اور مفتری علی اللہ کا قتل بقول مرزا مسرور احمد ۴۰ سال کی عمر میں ہوا ہے۔ گویا دونوں کو اِنکی کذب بیانیوں کی تقریباً ایک ہی عمر میں سزا ملی ہے۔

(سادساً) خاکسار مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں دورِ حاضر کے لیکھرام ثانی اور مفتری علی اللہ سیّد اَسد شاہ کے والد مسٹر نعیم شاہ سے پوچھنا چاہتا ہے کہ تم نے اپنی ۴/اکتوبر ۲۰۱۵ء کی ای میل میں خاکسار کو گالیاں بکیں اور عطیۃ المجیب کے حوالہ سے مجھ پر انتہائی ناپاک اور

گندے الزامات لگائے تھے۔علاوہ اِسکے تو نے اپنی ای میل میں حضرت حکم وعدل کی الہامی دعا ''رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ'' کے الہامی الفاظ میں غیور خدا کے حضور سات (۷) دفعہ خاکسار اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درمیان صادق اور کاذب میں فرق کرنے کیلئے پُرزور درخواست کی تھی۔میں نے جب آپکی گندی گالیاں پڑھیں تو میں نے اپنی رُوح کی گہرائیوں تک اس کا دُکھ اور درد محسوس کرتے ہوئے غیور خدا سے اِلتجا کی تھی کہ اے میرے خدا! تو میرا اس بدزبان سے فیصلہ فرمادے۔خاکسار لیکھرام ثانی اور احمدیہ قبرستان کے دیگر مُردوں سے پوچھتا ہے کہ پھر غیور خدا نے کیسا فیصلہ فرمایا ہے؟؟میں پوچھتا ہوں کہ کیا ابھی بھی لیکھرام ثانی اور احمدیہ قبرستان کے مُردوں کو خاکسار کے صادق ہونے اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے کاذب ہونے میں کوئی شک ہے؟؟

(سابعاً) احمدیہ قبرستان کے بعض تماش بین کہتے پھر رہے ہیں کہ جس نعیم شاہ نے خاکسار کے متعلق بدزبانی کی تھی وہ تو قتل نہیں ہوا اور اُسکی بجائے اُسکے بیٹے اَسد شاہ کو یہ سزا کیوں ملی؟؟میں ایسے تماش بینوں سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف کی آیت ۳۸ میں فرماتا ہے:۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ط پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر اِفترا کرے یا اُسکی آیات کی تکذیب کرے۔

اے احمدیہ قبرستان کے تماش بینو!!بدزبان نعیم شاہ نے خاکسار کے متعلق بدزبانی ضرور کی ہے لیکن اُس نے مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرکے اللہ پر اِفترا پر نہیں کیا تھا۔جبکہ اُسکے بیٹے سیّد اَسد شاہ نے جھوٹا دعویٰ نبوت کرکے اللہ تعالیٰ پر اِفترا کیا تھا۔اور مفتری علی اللہ سے بڑھ کر اور کوئی ظالم نہیں ہوا کرتا۔اِس لحاظ سے بدزبان نعیم شاہ کا بیٹا اپنے بدزبان باپ سے زیادہ بڑا ظالم تھا۔لیکھرام ثانی نے خاکسار کے حوالہ سے صادق اور کاذب میں فرق کرنے کیلئے غیور خدا سے جو دعا کی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اِسکی دعا اور درخواست کے مطابق اُسکے بیٹے اور بڑے ظالم اور مفتری علی اللہ کو ہلاک کرکے ایک پنتھ دو کاج کے محاورہ کے مطابق نہ صرف بدزبان نعیم شاہ کو سزا دی ہے بلکہ اُسکی اِچھا اور خواہش کے مطابق صادق اور کاذب کے درمیان فیصلہ بھی فرمادیا ہے۔۔۔اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

اے احمدیہ قبرستان کے تماش بینو!!جس انسان کا لڑکا دن دھاڑے ہلاک کردیا گیا ہو تم اِس سے پوچھ کر دیکھو کہ اپنے لڑکے کے قتل پر اُسکے دل پر کیا گزری ہے؟؟کیا اُسے دُکھ اور تکلیف ہوئی ہے یا کہ نہیں؟کیا اُسکی بدزبانی اور اُسکی بددعاؤں کی اُسے سزا ملی ہے یا کہ نہیں؟ ؎

اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دِل دُکھانا گستاخ ہوتے جانا اُسکی جزا یہی ہے

خاکسار احمدیہ قبرستان کے مُردوں اور دیگر قارئین سے کہتا ہے کہ اگر اِس بدزبان نعیم شاہ مثیل لیکھرام نے اپنی بدزبانی پر (جو اِس نے خاکسار کے متعلق کی تھی) اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار نہ کی تو پھر اِنشاء اللہ تعالیٰ جلد اِس بدزبان کا انجام بھی اِسکے بیٹے جیسا ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الانبیاء میں فرماتا ہے:بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (الانبیاء۔۱۹)

لیکن ہم تو حق کو اُٹھا کر باطل پر دے مارتے ہیں اور وہ اِس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اچانک نابود ہوجاتا ہے۔اور تم پر ہلاکت ہو اِس وجہ سے جو تم باتیں بناتے ہو۔

گذشتہ سال خاکسار کے ایک مخلص پیروکار نے بانئے جماعت حضرت حکم وعدل علیہ السلام کی ایک تحریر دو دفعہ کشفی حالت میں پڑھی تھی اور اِس کا نیوز ۱۳۴ میں ذکر موجود ہے۔قارئین اِس نیوز ۱۳۴ کو ہماری ویب سائٹ الغلام ڈاٹ کم پر پڑھ بھی سکتے ہیں اور سُن بھی سکتے ہیں ۔حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریر اِس طرح ہے۔جس میں آپؑ فرماتے ہیں:۔۔۔''عبدالغفار حق پر ہیں اور حق تعالیٰ نے اُنہیں بھیجا ہے اور میں خود عبدالغفار کی مدد کیلئے زمین پر اُتروں گا۔''

http//:www.alghulam.com/upload/news/news_134.pdf

خاکسار اِس دعا کیساتھ اپنی بات کو ختم کرتا ہے کہ بدزبان نعیم شاہ نے سات (۷) دفعہ حضرت حکم وعدل کی الہامی دعا (رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ) کیساتھ غیور خدا سے میرے اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درمیان صادق اور کاذب ہونے کے حوالہ سے فیصلہ مانگا تھا اور غیور خدا نے نہ صرف خاکسار اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درمیان صادق اور کاذب ہونے کا فیصلہ فرمایا ہے بلکہ مسٹر نعیم شاہ کو اُسکی بدزبانی کی سزا بھی دی ہے۔مجھے اُمید ہے کہ احمدیہ قبرستان کے مُردے اِس قہری نشان سے حقیقت کو سمجھنے اور ہدایت پانے میں دیر نہیں کریں گے آمین ؎

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا! قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا کوئی پا جائے گا عزت کوئی رُسوا ہوگا!

میں احمدیہ قبرستان کے باسیوں سے کہوں گا کہ اِس وقت احمدیہ قبرستان میں (۱) اِسلام بغیر رُوح کے ہے (۲) عدم اِنصاف ہے (۳) قول و فعل میں تضاد ہے (۴) اِظہار رائے اور آزادی ضمیر پر پابندی ہے (۵) گھٹن اور مافیا (mafia) طرز کی فضا ہے (۶) عہدوں کا گورکھ دھندا ہے (۷) جبر ہے (۸) خفیہ نگرانی ہے (۹) خوف وہراس ہے (۱۰) اور اَسیری ہی اَسیری ہے وغیرہ۔گویا یہی وہ عوامل ہیں جو موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کا جواز بننے والے تھے۔آپ سب کو واضح رہے کہ خاکسار یقیناً اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں سچا ہے۔اور میں وہی موعود زکی غلام ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی۔یہی موعود زکی غلام جسے آپؑ نے مصلح موعود فرمایا ہوا ہے آپکی روحانیت اور آپکی جماعت کا وارث ہے۔اور پیشگوئی مصلح موعود میں جن مُردوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔''اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں''۔یہ تمہیں ہی ہو جن سے آزادی ضمیر کا حق چھین کر اُنہیں آئندہ حضرت حکم وعدل علیہ السلام کی جماعت میں مُردے بنایا جانا تھا۔تم خود سوچو کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے آزادی ضمیر اور آزادی اظہار کا حق چھین کر کیا اُنہیں زندہ درگور کیا کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔جنہیں تم خلفاء کہتے ہو۔یہ دراصل خلافت کے بھیس میں وہی بلائے دمشق ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اُمتی نبی کو اُسکی زندگی میں دیدی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ''ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ

كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔(التوبہ۔۳۳/الفتح۔۲۹/الصّف۔۱۰)'' وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بُری لگے۔

غلبہ اسلام کا مذکورہ بالا وعدہ یقیناً سچا ہے اور یہ وعدہ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ذریعہ اور اُسکے وقت میں پورا ہونا مقدر ہے۔اس وقت جو کچھ آسمان سے ظہور پذیر ہو رہا ہے۔یہ سب محمدی مریم کی رُوح اپنے موعود زکی غلام کی کامیابی اور دین اسلام کی فتح اور غلبہ کیلئے راہیں ہموار کرتے چلے جارہی ہے۔میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ تم اپنی قبروں سے نکل کر کھڑے ہو جاؤ اور کم از کم احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی سے پوچھو کہ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام اور مصلح موعود تھے تو پھر وہ اور اُسکے مولوی خاکسار مدعی زکی غلام مسیح الزماں کا سامنا کرنے کیلئے میدان میں کیوں نہیں اُترتے؟؟ تمہیں چاہیے کہ اپنے موجودہ والی کو خاکسار کا علمی مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں نکلنے پر مجبور کردو۔اور کچھ نہیں تو کم از کم جب تک یہ پیشگوئی مصلح موعود کے تصفیہ کیلئے تیار نہیں ہوتا تم جبری نظام کیساتھ ہر قسم کا تعاون ختم کردو۔یہ آپکی حق، احمدیت اور اسلام کی خدمت ہوگی۔

اے احمدیہ قبرستان کے مُردو!! تم میرے ہی بھائی، بہنیں، بیٹے اور بزرگ ہو۔۔۔

اب وقت ہے۔۔۔

☆شرک سے اِجتناب کا ☆اِسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف رجوع کرنے کا ☆اِسلام کی رُوح کی طرف پلٹنے کا ☆جماعت احمدیہ کی بحالی کا ☆اِنسانیت کے عملی مظاہرے کا ☆حقیقت پسندی کی طرف واپسی کا ☆سچائی کے اِظہار کا ☆غلطیوں کے برملا اعتراف کا ☆باہمی محبت، اخوت اور اتفاق کا ☆دِلجوئی کا ☆نظام کی اصلاح کا ☆غلط رویوں کی بیخ کنی کا ☆درگزر کا ☆پردہ پوشی کا ☆احمدیوں کے بوجھ اُتارنے کا ☆غلامی سے نجات کا ☆اُسیروں کی رُستگاری کا۔۔۔۔یہ وقت ہے ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کا

آؤ ہم سب مل کر حصولِ مقصد کیلئے اللہ اور اُسکے آخری نبی اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریق کار کے عین مطابق جدوجہد کریں۔

(۱)غور وفکر سے (۲)باہمی مکالمے سے (۳)حلم سے (۴)قلم سے (۵)علم سے

اللہ تعالیٰ ہم سب کیساتھ ہو۔اور ہمیں دین اِسلام کی زیادہ سے زیادہ اور بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔اِس کا شرف بخشے۔آمین

مردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۴/اپریل ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

Shahnaeem7861@gmail.com 04.10.2015 20:19 uhr

تجدید احمدیت اور قدرتِ ثانیہ کا ظہور

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

" جزاؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا "
! بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہو تی ہے
ڈاور کے بد ذات ڈوئ پر فالج گرا کر
اسکی بدی کا بدلہ لینے کا اختیار غیور خدا کو ہے
بد انسان سے بدی کا بدلہ
مظلوم انسان اس طرح سے لے سکتا ہے

! لعنت ہو بد ذات جھوٹے شیطان پر
! لعنت ہو لمبے کانوں والی بلاغ دمشق بلاغ زمان پر
! لعنت ہو جنسی بھیڑیئے شہوت پرست انسان پر
لعنت ہو آقا کے نام کو بدنام کرنے والے بد ذات بے ایمان پر !
لعنت ہو آقا زادی پر شہوت کی نظر رکھنے والے دیوث الزمان پر !
! اے غیور خدا
آقائے دو جہاں کی قبر مبارک میں دفن ہونے کا دعوی کرنے والے
حرامی ذریت شیطان کو اپنی غیرت کا نشانہ بنا آ مین
اور جو توبہ کریں انکی توبہ قبول فرما آ مین

صبح کا بھولا جو شام کو گھر آ جائے اسے بھولا نہیں کہتے
جو توبہ کرے وہ مسیح موعود کی روحانی چار دیواری میں داخل ہے
سچی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالی
اس طرح محبت کے ساتھ اپنی گود میں
اٹھا کر پیار کرتا ہے
جیسے ایک ماں کو اسکا گمشدہ بچہ مل جائے
تو وہ اسے گود میں اٹھا کر چوم جوم کر پیار کرتی ہے

رب فرق بین صادق و کاذب "
" انت تری کل مصلح و صادق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے الہامات کی روشنی میں
پہچان کرو
" سیدنا محمود "
مصلح و صادق ہیں

آپکی والدہ ماجدہ کا نام اللہ تعالی نے
! خدیجہ " رکھا "
الہام الہی سنہء ۱۸۸۱
اشکر نعمتی رئیت خدیجتی
" میرا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو پایا"
حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
اور خدیجہ اسلئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک "
" نسل کی ماں ہے
" محمود "ولد صالح "اور اللہ تعالی اس کے بطن سے
پیدا کریگا
" جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا "
سو چونکہ خدا تعالی کا وعدہ تھا "
کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا
اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر
" رکھتا ہو گا
اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی
میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے
جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئ ہے
دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے

! الہام الہی "
انا نبشرک بغلام حسین
یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطاء کرنے کی "
خوشخبری دیتے ہیں
اس سے قریباً تین برس کے بعد دہلی میں میری شادی ہوئ اور
خدا نے
" وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے
حسین لڑکا " محمود " اور اسکے بعد
تین اور لڑکے اللہ تعالی نے عطاء کئے
(تذکرہ صفہ ۳۶ تا ۳۹ الہامات سنہء ۱۸۸۱)
رب فرق بین صادق و کاذب "
" انت تری کل مصلح و صادق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
قد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود
یتزوج و یولد لہ
ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ
ولدا صالحا یشابہ اباہ ولا یاباہ و یکون من عباد اللہ
المکرمین
ترجمہ :-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ خبر دی ہے کہ
مسیح موعود شادی کریگا اور اسکا بیٹا ہو گا اسمیں یہ
اشارہ ہے کہ
اللہ تعالی اسکو بیٹا دیگا
جو باپ کے مشابہ ہو گا اور باپ کا نافرمان نہیں ہو گا
اور اللہ تعالی کے مکرم بندوں میں سے ہو گا

(روحانی خزائن جلد ۵ صفہ ۵۷۸)

پیشگوئ مصلح موعود
کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
والے الہام میں پیشگوئ ۲۰ فروری سنہء ۱۸۸۶
در اصل دو لڑکوں کی خبر دی گئ تھی
ایک لڑکا بشیر اول جو مہمان کے طور پر آنے والا تھا
اور اس نے دوسرے لڑکےکیلئے بطور ارہاص کے آنا تھا
یہ لڑکا " خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے "
اگست ۱۸۸۷ کو پیدا ہؤا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ کو بشیر اول ۷
وفات پا گیا
(تذکرۃ صفہ ۱۶۲)
دوسرا لڑکا بشیر ثانی
جنوری ۱۸۸۹ کو پیدا ہؤا ۱۲
جو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تھا
جسکا نام اللہ تعالی نے " محمود " رکھا اور فرمایا
" اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا "
"وہ لمبی عمر پانے والا ہو گا "
" وہ حسن و احسان میں تیرا نذیر ہو گا "
" وہ سخت ذھین و فہیم ہو گا "
" احمدیت کی " فتح و ظفر
کا پرچم دنیا میں لہراۓ گا
" زمین کے کناروں تک شہرت پاۓ گا "
" مظہرالحق و العلی کان اللہ نزل من السماء "
اپنے مشن کی تکمیل کے بعد
" اپنے نقطہ نفسی آسمان پر اٹھایا جائیگا "
رب فرق بین صادق و کاذب "
" انت تری کل مصلح و صادق
حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر جاری "
ہؤا تھا
(" اے فخر رسل قرب تومعلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ
(تذکرہ صفہ ۱۶۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی دیرینہ پیشگوئ کا مصداق
فخر رسل " محمود " جسکے متعلق بار بار "
خوشخبریاں دی جاتی تھیں
لیکن اسکے بر عکس بشیر اول کی وفات اور چوتھے لڑکے
مبارک احمد کی بیماری اور وفات کے بارے
میں خوفناک اور متوحش خبریں بھی
ملتی رہیں
آپکے اس چوتھے بیٹے مبارک احمد کی عمر قریباً ڈھائ سال ہو
گی جب
آپ نے مبارک احمد کے بارے میں ایک متوحش خواب دیکھا
نومبر ۱۹۰۱ فرمایا آج ایک منذر الہام ہؤا ہے ۱۶
اور اسکے ساتھ ایک خوفناک رویا بھی ہے

! وہ الہام یہ ہے
محموم نظرت الی المحموم
ایک تپ والا میں نے ایک تپ والے کو دیکھا
پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہؤا ہے
ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا
فوت ہو گیا ہے
اس سے چند دنوں کے بعد مبارک احمد کو سخت تپ ہؤا
اور آٹھ دفعہ غش ہو کر آخری غش میں ایسا معلوم ہؤا کہ جان نکل گئ ہے
آخر دعا شروع کی اور ابھی میں دعا میں تھا
کہ سب نے کہا مبارک احمد فوت ہوگیا ہے
تب میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دم تھا نہ نبض تھی
آنکھیں میت کی طرح پتھرا گئیں تھیں
لیکن دعاۓ خارق عادت نے اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے ہی
جان محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ لڑکا زندہ ہو گیا
اور زندگی کے علامات پیدا ہو گۓ
تب میں نے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسی' بن مریم نے کوئ
مردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہر گز نہیں
یعنی اسی طرح کا مردہ زندہ ہؤا ہو گا
نہ کہ وہ جس کی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو
اور ملک الموت نے اس کی روح کو قرار گاہ تک پہنچا دیا ہو
"
(تذکرہ صفہ ۴۱۳ /۴۱۴)
اللہ تعالی کا اپنے پیارے مسیح موعود کے ساتھ اس قدر پیار کا
سلوک تھا کہ
جب کبھی کوئ دکھ اور صدمہ اولاد کی طرف سے آپکو پہنچا
فوراً آپکو
تسلی اور تشفی کی خبر دی گئ
اور پہلے سے بڑھ کر فضل اور رحم نازل فرمایا
انی انا الرحمن دافع الا ذی
میں رحمن ہوں دکھ اور تکلیف کو دور کرنے والا ہوں
الہام سنہ ۱۹۰۲ ء تذکرہ صفہ ۴۲۱
اس کے بعد اللہ تعالی نے
" نافلہ "آپکو
یعنی پوتے کی بھی بشارت دی

جنوری ۱۹۰۳ الہام ۳۱
فرمایا
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین
و انجز وعدہ من الاحسان و بشرنی بخامس فی حین من الاحیان
ترجمہ " اللہ تعالی کو حمد و ثناء ہے
جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دۓ

--- اور اپنا وعدہ پورا کیا
اور پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے
والا تھا
اس کی خدا نے مجھے بشارت دی
" تذکرہ صفہ ۴۵۹ " کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہو گا
انی معک و مع اھلک
مئ ۱۹۰۴ ۱۶
انی لاجد ریح یوسف
یکم فروری ۱۹۰۵
--انی مع الروح معک و مع اھلک
دنی منک الفضل جاء الحق و ذھق الباطل

اپریل ۱۹۰۵ ۸
انی مع الافواج اتیک بغتۃ
" سیدنا " محمود
کو اللہ تعالی نے مسیح موعود کے اس الہام کا گواہ بنایا
اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے
خواب میں دیکھا کہ حضرت کو یہ الہام ہؤا ہے
"انی مع الافواج اتیک بغتۃ "
صبح اٹھ کر معلوم کیا تو معلوم ہؤا کہ بیشک یہ الہام ہؤا
ہے
اس طرح اللہ تعالی نے سیدنا " محمود " کو اپنا گواہ بنایا
اپریل ۱۹۰۵ ۲۷
انی معک و مع اھلک و مع کل من احبک
میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اھل کے ساتھ ہوں
اور ان تمام کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں یا
رکھیں گے
جون ۱۹۰۵ ۹
شاھت الوجوہ
فرمایا اس کے معنے ہیں دشمنوں کے منہ کالے ہو گئے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کسی عظیم الشان نشان
کے ذریعہ سے دشمنوں کو رو سیاہ کرنا چاہتا ہے
اگست ۱۹۰۵ ۲۴
کبرت فتنۃ فتنہ بڑا ہو گیا
یہ ایک بہت بڑے فتنہ کی خبر تھی
جو منکرین نبوت اور خلافت نے آپکی وفات کے بعد پیدا کرنا
تھا
اور محمود کے ہاتھ سے اللہ تعالی نے اس فتنہ کو کچلنا تھا
اور جماعت کو نئ زندگی اور ترقی عطاء کرنی تھی
یاد کرو پھر یاد کرو
اللہ تعالی کے اس الہام کو
حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
اور خدیجہ اسلئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک "
" نسل کی ماں ہے
" محمود "ولد صالح "اور اللہ تعالی اس کے بطن سے
پیدا کریگا

" جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا "
سو چونکہ خدا تعالی کا وعدہ تھا "
کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا
اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر
" رکھتا ہو گا
اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی
میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے
جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے
دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے
میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے
ایک شخص کوقائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے
مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا
"اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے
جو قدم صدق رکھتے ہیں
وہی صادق کو پہچانتے ہی

رب فرق بین صادق و کاذب "
" انت تری کل مصلح و صادق

ان الذین آمنو ان لھم قدم صدق عند ربھم
سلام قول من رب رحیم
تذکرہ صفہ ۵۸۷ ----
یہ بشارت مسیح موعود کے پوتے کے بارے میں ہے
یا قمر یا شمس انت منی و انا منک
انا نبشرک بغلام نافلۃ لک نافلۃ من عندی
دسمبر ۱۹۰۵ ۲۶
ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں ---
وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے
-مارچ ۱۹۰۶ ۱۵
مقام او مبیں از راہ تحقیر
بد و رانش رسولاں ناز کردند
ترجمہ :- اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھ
اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے
- مارچ ۱۹۰۶ ۱۸
اس خواب میں محمود کو دیکھنا
اور پھر میر ناصر نواب کو دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا
ہے
- مارچ ۱۹۰۶ ۳۱
انا نبشرک بغلام نافلۃ لک
ممکن ہے کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو
کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں
یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو
من عادی ولیاً لی فقد اذنتہ للحرب
جو لوگ میرے ولی سے دشمنی رکھے
میں لڑنے کیلئے اس کو متنبہ کرتا ہوں
تذکرہ صفہ ۶۴۲

ترد الیک انوار الشباب
تری نسل بعید انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلی
کان الله نزل من السماء انا نبشرک بغلام نافلة لک
یہ خدا تعالی کی وحی یعنی تری نسلا بعیدا قریبا تیس سال کی ہے
حقیقتہ الوحی صفہ ۹۵ حاشیہ تذکرہ صفہ ۶۵۱
نوٹ :- مندرجہ ذیل دعا سب احمدیوں کو کرنی چاہئیے
جو مسیح موعود سے پیار کرتے ہیں
رب فرق بین صادق و کاذب "
"انت تری کل مصلح و صادق
اےخدا سچے اورجھوٹے میں فرق کر کے دکھلا
تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے
انی معک و مع اهلک و مع کل من احبک
میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں
اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے
(تذکرہ صفہ ۶۵۳ / ۶۵۴)
انا امتنا اربعۃ عشر دواباً ذالک بما عصو کانو یعتدون
ہم نے چودہ چار پایوں کو ہلاک کر دیا
کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے
سر انجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
جاہل کا انجام جہنم ہے جاہل کا خاتمہ با لخیر کم ہوتا ہے
انی لا جد ریح یوسف لو لا ان تفندون
" خدا اسکو پنج بار ہلاکت سے بچاۓ گا "
تذکرہ صفہ ۶۶۲ /۶۷۴
صادق کو خدا ہلاکت سے بچاتا ہے اور
صادق کا سلسلہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے
دنیا کی کوئ طاقت اسکے سلسلے کو
ناکام نہیں کر سکتی
خدا کاذب کی رگ جان کاٹ دیتا ہے اور
اسکو مہلت نہیں دیتا

صادق کو ہلاکت سے بچانے کا وعدہ
قادر خدا کا وعدہ ہے
" خدا اسکو پنج بار ہلاکت سے بچاۓ گا "
ایک دو بار نہیں صادق کو بچانے والا قادر خدا
ہمیشہ صادق کی حفاظت فرماتا ہے
اور صادق اور کاذب میں فرق ظاہر کر دیتا ہے
رب فرق بین صادق و کاذب "
" انت تری کل مصلح و صادق
نبی کے اهل بیت کو پاک و مطهر بناتا ہے
لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا
اےاهل بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمہاری پلیدی دور کر دے
اور تمہیں پاک کر دے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا الہام !

فروری ۱۹۰۷ تذکرہ صفہ ۶۹۲ ۳
کل الفتح بعدہ
اس نشان کے بعد کل فتوحات شروع ہونے والی ہیں
حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالی نے یاد دلایا کہ فاتح اعظم
مصلح موعود سیدنا " محمود " ہیں
اللہ تعالی نے فتح و ظفر
کل الفتح " کی کلید سیدنا "
محمود " مصلح موعود کے سپرد کر دی "
مظہرالحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء

" انت تری کل مصلح و صادق "

! الہام الہی

فروری ۱۹۰۷ ۲۰
میں ایک تازہ نشان ظاہر کرونگا جس میں فتح عظیم ہو گی
مارچ ۱۹۰۷ ۲
اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے
۱۳ مارچ ۱۹۰۷
لاہور میں ایک بے شرم ہے
یہ لاہوری بے شرم ہے
بیت مسیح موعود میں نقب لگانے والا ڈاور کا چور ہے
اسکی پکڑ ہونے والی ہے
بلاۓ دمشق --اپریل ۱۹۰۷ ایک اور بلا برپا ہوئ ۹
بلاۓ دمشق بلاۓ زمان خطرہ دین و ایمان

! متوحش خواب
تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا اگست ۱۹۰۷
کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں اور قبر کھدواتے ہیں
فرمایا
بعض متوحش خوابیں بھی ہیں "
جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا
ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے
اور کونسا محل ہے
یہ بھی دیکھا کہ گھر میں ہمارے ایک بکرا ذبح کیا ہؤا
کھال اتاری ہوئ ایک جگہ لٹک رہا ہے پھر دیکھا
" کہ ایک ران لٹک رہی ہے یہ سب موتوں کی طرف اشارات ہیں
مجھے خدا تعالی نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور
لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہؤا ہے
جسکا نام مبارک احمد رکھا گیا ----پھر جب یہ پیدا ہونے کو
تھا
الہام ہؤا
انی اسقط من اللہ و اصیبہ
میں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی
--- کہ یہ لڑکا نیک ہو گا اور رو بخدا ہو گا
---- یا یہ کہ جلد فوت ہو جاۓ گا

چنانچہ ارادہ الہی کے موافق

" ۱۹۰۷ ستمبر ۱۶ روز دو شنبہ کی صبح کو اپنے مبارک احمد
خدا سے جا ملا
خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد
اس میں داخل ہؤا
اور غرق ہو گیا بہت تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا پھر آگے
چلے گئے
" تو اسکی بجائے ایک اور بیٹھا ہؤا ہے
نوٹ :- مبارک احمد کی وفات کے بارے میں بہت متوحش خوابیں
تھیں
مبارک احمد کی وفات کے بعد اللہ تعالی نے اسکا نعم البدل
عطاء فرمایا
جیسا کہ اللہ تعالی نے بشارت دی تھی
غلام حلیم " "نافلہ " مبارک احمد کا نعم البدل "
عطاء فرمایا
جو مبارک احمد کا ہم شکل تھا
الہام ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ انا نبشرک بغلام حلیم
آپ کے لڑکا پیدا ہؤا ہے الہام اکتوبر ۱۹۰۷
یعنی آئیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہو گا
انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک
یہ بشارت مسیح موعود کی وفات کے بعد پوری ہوئ
جب مبارک احمد کا ہم شکل مرزا ناصر احمد آپکا نافلہ پیدا
ہؤا
محمود " کے پچاس سالہ دور خلافت میں "سیدنا
اھل بیت اور جماعت کے حق میں بشارات بڑی شان سےپوری ہوتی
رہی ہیں
مصلح و صادق کا گواہ خدا ہے
جسنے اپنی فعلی شہادت سے مصلح موعود کو ہلاکت سے بچایا
پچاس سال میں پانچ بار ہلاک کرنے کی کوششیں ہوئیں ہر بار
قاتلوں کے ہاتھوں سے بچایا جسطرح مسیح ابن مریم کو
صلیب پر ہلاک ہونے سے بچایا تھا
! کیا پندھرویں صدی کے حرامکار لوگ
خدا کی راہ میں خطرناک حد تک شدید طور پر
زخمی ہو جانے والے نبی مسیح ابن مریم میں
اور خدا کی راہ میں خطرناک حد تک شدید طور پر
زخمی ہو جانے والے مثیل مسیح مصلح موعود میں
مماثلت کو نہیں دیکھ سکتے
رب فرق بین صادق و کاذب "
"انت تری کل مصلح و صادق